فضیلۃ الشیخ مولانا **محمد اکرم مدنی** صاحب
فاضل مدینہ یونیورسٹی، مدرس جامعہ سلفیہ

داعی الی اللہ کا عظیم وصف

نرمی اور حسن اخلاق

قولہ تعالیٰ: فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لا نفضوا من حولك فاعف عنهم واستغفر لهم وشاورهم في الامر فاذا عزمت فتوكل على الله ان الله يحب المتوكلين ۔

ترجمہ: (اے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام) یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کیلئے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو ورنہ اگر تم تندخو اور سخت دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گردو پیش سے چھٹ جاتے۔ انکے قصور معاف کردو اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو اور دین کے کام میں ان سے مشورہ کریں۔ پھر جب تمہارا عزم کسی رائے پر مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کرو، اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اس کے بھروسہ پر کام کرتے ہیں۔

قارئین کرام! داعی الی اللہ کے اوصاف میں علم کی پختگی اور اخلاص فی العمل کے ساتھ ساتھ حلم وصبر واستقامت اور سچائی کا پیکر ہونا نیز قول کے مطابق عملی نمونہ پیش کرنا دعوت کی کامیابی کیلئے نہایت ضروری ہے۔ لیکن ان مذکورہ صفات کے ساتھ ایک داعی کی کامیابی کیلئے نہایت ہی ضروری وصف یہ ہے کہ داعی کے اندر نرم مزاجی ہو اور وہ حسن اخلاق کا مجسم و پیکر ہو۔ جیسا کہ مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ مالک الملک نے اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نمایاں وصف ذکر فرمایا ہے۔ کہ آپ اللہ کے فضل وکرم اور خاص مہربانی سے نرم مزاج اور اعلیٰ اخلاق کریمہ کے حامل ہیں۔ آپ چونکہ داعی اور مبلغ تھے اس لئے آپ کو اللہ رب العزت نے دیگر اوصاف کے ساتھ نرمی اور ملائمت سے نوازا اور سخت مزاجی اور ترش روئی اور قساوت قلبی سے محفوظ رکھا۔ اور آپ کی کامیابی مذکورہ بالا صفات ہی کی وجہ سے ہوئی۔ اچھے اخلاق کے ساتھ نرم گفتگو مخاطب کے دل میں جگہ بنالیتی ہے۔ ایک داعی الی اللہ میں اس صفت کا پایا جانا نہایت ضروری ہے۔ برے اخلاق کے ساتھ سخت لہجہ اور ترش گفتگو اور معمولی بات پر طیش اور اشتعال میں آ کر بات کرنا مخاطب پر برا اثر چھوڑتی ہے۔ اور دوسری بار وہ بات سننا گوارا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا۔ کہ تم اور تمہارا بھائی دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا۔ دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو رہا ہے۔ اور اس کو نرمی سے سمجھاؤ شاید کہ اس کے دل میں کوئی بات اثر کرے جیسا کہ اللہ احکم الحاکمین کا ارشاد گرامی ہے۔

فقولا له قولا لينا لعله يتذكر او يخشى (طٰہٰ) [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت

عن ام سلمة زوج النبي ﷺ قال ايها الملك كنا قوما اهل جاهلية نعبد الاصنام وناكل الميتة ونأتي الفواحش ونقطع الارحام ونسيء الجوار وياكل القوى منا الضعيف فكنا على ذالك حتى بعث الله الينا رسولا منا نعرف نسبه وصدقه وامانته وعفافه فدعانا الى الله عزوجل لنوحده ونعبده ونخلع ما كنا نعبد ونحن وآباؤنا من دون الله من الحجارة والاوثان وامرنا بصدق الحديث واداء الامانة وصلة الرحم وحسن الجوار والكف عن المحارم والدماء ونهانا عن الفواحش وشهادة الزور واكل مال اليتيم وقذف المحصنة وامرنا ان نعبدالله لا نشرك به شيئا واقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة (مسند احمد)

ترجمہ: نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا حبشہ میں پیش آنے والا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے نمائندہ کی حیثیت سے نجاشی کے دربار میں پہنچے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کا تعارف کراتے ہوئے یہ تقریر کی:

"اے بادشاہ ہم لوگ جاہلیت اور جہالت کی زندگی بسر کر رہے تھے (اپنے ہاتھوں کے تراشے ہوئے) بتوں کی پرستش کرتے، مردار کھاتے، ہر طرح کی بے حیائی اور بدکاری کا ارتکاب کرتے، رشتہ داروں کے حقوق برباد کرتے، پڑوسیوں سے بدسلوکی کرتے اور طاقتور کمزور کو کھاتا تھا، اسی حالت پر ہم مدتوں رہے، یہاں تک کہ اللہ رب العزت نے ہمارے پاس ہمیں میں سے ایک شخص کو پیغمبر بنا کر بھیجا جس کی عالی نسبی سے، جس کی سچائی سے، جس کی امانت و دیانت سے اور جس کی عفت و پاک دامنی سے ہم خوب واقف تھے۔ اس نے ہمیں اللہ کی طرف دعوت دی کہ ہم صرف اللہ کو معبود مانیں اور ان پتھروں اور دیگر بتوں کی عبادت کرنا چھوڑ دیں جن کی ہم اور ہمارے آباء واجداد پوجا کر رہے تھے، اس پیغمبر نے ہم کو سچی بات کہنے، امانت میں خیانت کرنے، رشتے داروں کے حقوق ادا کرنے، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے، حرام سے بچنے اور خونریزی سے رک جانے کی تعلیم دی۔ اس نے ہم کو بدکاریوں سے، جھوٹی گواہی دینے سے، یتیم کا مال کھانے سے، پاک دامن عورتوں پر بہتان لگانے سے منع کیا اس نے ہمیں حکم دیا کہ بلا شرکت غیرے صرف اللہ کو معبود بناؤ، نماز قائم کرو اور اللہ کے محتاج بندوں کو مالی سہارا دو۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تعارفی تقریر اور خطاب سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی دعوت کس قدر عالمگیر اور ہمہ گیر ہے۔ صرف مسجد اور گھر کی چاردیواری تک محدود نہیں بلکہ یہ دعوت ایسی جامع ہے جس میں زندگی